© rasailojaraid.com

اخذ و استفادہ

۱۔ رسمیاتِ تحقیق میں اختصار کا رجحان :

"تحقیق" شمارہ اول پر ایک تفصیلی تبصرہ فاضل گرامی ڈاکٹر معین الدین عقیل (استاد شعبۂ اردو ، کراچی یونیورسٹی) کے قلم سے سہ ماہی "اردو" کراچی (جلد ۶۴ شمارہ ۲، بابت اپریل تا جون ۱۹۸۸ء) میں شائع ہوا ہے جس میں شمارۂ اول کے مشمولات کا جائزہ لیا گیا ہے اور "رسمیاتِ مقالہ نگاری" کے حوالے سے رسمیاتِ تحقیق کے تازہ تر رجحانات کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔ قارئین کی دل چسپی کے لیے یہ حصہ ذیل میں اقتباس کیا جاتا ہے :

> "آج دنیا علمی لحاظ سے اس قدر تیز رفتار ترقی کر رہی ہے کہ تحقیق میں تخصیص، اختصار اور کم لفظی کو ضروری قرار دیا جانے لگا ہے۔ چناں چہ جو لوازم اور رسمیاتِ تحقیق پچیس تیس سال پہلے تک عام اور مروّج تھیں، اب موضوع تک رسائی، اختصار اور کم لفظی کے خیال سے ان میں متعدد تبدیلیاں وضع کی جا رہی ہیں۔ مثلاً اقتباسات کے ضمن میں ، اقتباسات نقل کرنے کا سلسلہ کم سے کم یا بلکہ ترک کر دیا گیا ہے۔ اب اقتباس نقل کرنے کے بجائے اس کے نفسِ مضمون کو اپنے مختصر لفظوں میں تحریر کر کے اصل اقتباس کا، چاہے وہ کتنا ہی مختصر یا طویل ہو، کل حوالہ دے دیا جاتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسناد اور مآخذ کے حوالوں کے ضمن میں بھی اب انقلاب آچکا ہے۔ مثلاً اب بنیادی حوالہ بین السطور متن دے دیا جاتا ہے۔ بین السطور متن میں دیے جانے والے حوالے نہایت مختصر ہوتے ہیں۔ مثلاً ۳ حامد حسن قادری کی تصنیف "داستان تاریخ اردو" کا حوالہ بین السطور متن میں اپنے مقام پر اب اس طرح دیا جائے گا (قادری ۱۹۷۵ء، داستان تاریخ اردو، ص ۱۰۵)۔ آخر میں "کتابیات" میں حامدحسن قادری کے علاوہ دیگر مصنفین کے نام میں قادری موجود ہے تو حوالے میں صرف قادری کے بجائے پورا نام (حامدحسن قادری۔۔۔) لکھا جائے گا۔ پاورقی حوالے کے لیے، ۴ اگر وہ "پہلا اندراج" ہو تب بھی، اب مختصر حوالے ہی کا رواج ہوگیا ہے کیوں کہ اسی سند کا مکمل اندراج بالآخر کتابیات میں بھی موجود ہوگا۔ اگر کسی مصنف کی کسی سال ایک ہی کتاب شائع ہوئی ہے، تو پھر کتاب کا نام بھی دینا ضروری نہیں سمجھا جاتا، صرف اتنا لکھنا کافی ہوتا ہے۔ (قادری، ۱۹۷۵ء، ص ۱۰۵) اور اگر کتابیات میں کسی مصنف کی ایک ہی کتاب کا اندراج ہے تو پھر حوالے میں سنہ اشاعت بھی دنیا ضروری نہیں سمجھتے۔ حوالے کا یہی اصول بین السطور متن کے علاوہ پاورق میں بھی اختیار کیا جا رہا ہے۔

اب کتابیات ایک مختصر مقالے کے لیے بھی ضروری سمجھی جا رہی ہے۔ پھر کتابیات کی تقسیم بھی ۵ اس ترتیب سے کی جاتی ہے: (۱) بنیادی مآخذ

© rasailojaraid.com